بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرد مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال — بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام
شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں — جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام
نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے — غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام
وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا — مصطفٰے تیری صولت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰحضرت)

جنگ بدر

کے حالات اختصار کے ساتھ

مرتب

مولانا ابومسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

ناشر

رضا اکیڈمی

۵۲ / ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرد مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال — بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام
شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں — جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام
نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے — غُرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام
وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا — مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

(اعلیحضرت)

جنگ بدر

کے حالات اختصار کے ساتھ

مرتب

مولانا ابومسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

ناشر

رضا اکیڈمی

۵۲ رڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

جنگ بدر

''بدر'' مدینہ منورہ سے تقریباً اسی (۸۰) میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا نام ہے جہاں زمانۂ جاہلیت میں سالانہ میلہ لگتا تھا۔ یہاں ایک کنواں بھی تھا جس کے مالک کا نام ''بدر'' تھا اسی کے نام پر اس جگہ کا نام ''بدر'' رکھ دیا گیا۔ اسی مقام پر جنگ بدر کا وہ عظیم معرکہ ہوا جس میں کفار قریش اور مسلمانوں کے درمیان سخت خونریزی ہوئی اور مسلمانوں کو وہ عظیم الشان فتح مبین نصیب ہوئی جس کے بعد اسلام کی عزت و اقبال کا پرچم اتنا سربلند ہوگیا کہ کفار قریش کی عظمت وشوکت بالکل ہی خاک میں مل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے دن کا نام ''یوم الفرقان'' رکھا۔ اور قرآن کریم کی سورۂ انفال میں تفصیل کے ساتھ اور دوسری سورتوں میں اجمالاً بار بار اس معرکہ کا ذکر فرمایا۔

مدینہ طیبہ سے روانگی

ہجرت سے ۱۹ ر ماہ بعد رمضان المبارک کی ۱۲ ر تاریخ تھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے۔ اس لشکر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نہ زیادہ ہتھیار تھے نہ فوجی راشن کی کوئی بڑی مقدار تھی۔ سواری کے لئے ایک گھوڑا اور ۸۰ ر اونٹ تھے باقی مجاہدین پاپیادہ تھے۔ مدینہ طیبہ سے ایک میل دور چل کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر کا جائزہ لیا جو لوگ کم عمر تھے ان کو واپس کر دینے کا حکم دیا۔ جب آپ مقام ''روحا'' میں پہنچے تو منافقین اور یہودیوں کی طرف سے کچھ خطرہ محسوس فرمایا اس لئے آپ نے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ کا حاکم مقرر فرما کر ان کو مدینہ منورہ واپس جانے کا حکم دیا۔ اور حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ کے چڑھائی والے گاؤں پر نگرانی رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ ان انتظامات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''بدر'' کی جانب چل دیئے۔ اب کل فوج کی تعداد ۳۱۳ ر تھی جن میں ۶۰ ر مہاجر اور باقی انصار تھے۔

مجلس مشاورت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ذفران کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام فرمایا اور مجلس مشاورت قائم کی۔ سب سے پہلے حضرت سیدنا صدیق اکبر اٹھے اور بڑی خوبصورت گفتگو کی پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اٹھے انہوں نے بھی اپنے جذبۂ جاں نثاری کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ انصار میں سے قبیلۂ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی خدا کی قسم ہم وہ جاں نثار

ہیں کہ اگر آپ کا حکم ہوتو ہم سمندر میں کود پڑیں۔اسی طرح انصار کے ایک اور معزز سردار حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوش میں آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح یہ نہ کہیں گے کہ آپ اور آپ کا خدا جا کر لڑیں۔ بلکہ ہم لوگ آپ کے دائیں سے، بائیں سے، آگے سے، پیچھے سے لڑیں گے۔انصار کے ان دونوں سرداروں کی تقریر سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔

مجلس مشاورت بخیر انجام پذیر ہوئی۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو دشمن کے مقابلہ کے لئے چلنے کی دعوت دی وہاں سے روانہ ہوکر حضور بدر کے میدان میں پہنچے۔

تاجدار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کے میدان میں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بدر میں نزول فرمایا تو ایسی جگہ پڑاؤ ڈالا کہ جہاں نہ کوئی کنواں تھا نہ کوئی چشمہ اور وہاں کی زمین اتنی ریتلی تھی کہ گھوڑوں کے پاؤں زمین میں دھنستے تھے۔یہ دیکھ کر حضرت حباب بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ نے پڑاؤ کے لئے جس جگہ کو منتخب فرمایا ہے یہ وحی کی رو سے ہے یا فوجی تدبیر ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بارے میں کوئی وحی نہیں اتری ہے۔حضرت حباب بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر میری رائے میں جنگی تدابیر کی رو سے بہتر یہ ہے کہ ہم کچھ آگے بڑھ کر پانی کے چشموں پر قبضہ کرلیں تاکہ کفار جن کنوؤں پر قابض ہیں وہ بیکار ہوجائیں کیونکہ انہی چشموں سے ان کے کنوؤں میں پانی جاتا ہے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی رائے کو پسند فرمایا۔اور اسی پر عمل کیا گیا۔خدا کی شان کہ بارش بھی ہوگئی جس سے میدان کی گرد اور ریت جم گئی جس پر مسلمانوں کے لئے چلنا پھرنا آسان ہوگیا۔اور کفار کی زمین پر کیچڑ ہوگئی جس سے ان کو چلنے پھرنے میں دشواری ہوگئی۔اور مسلمانوں نے بارش کا پانی روک کر جابجا حوض بنالئے تاکہ یہ پانی غسل اور وضو کے کام آئے۔اسی احسان کو خداوند عالم نے قرآن میں اس طرح بیان فرمایا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ (سورۂ انفال آیت) یعنی اور خدا نے آسمان سے پانی برسادیا تاکہ وہ تم لوگوں کو پاک کردے۔

سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شب بیداری

۱۷ر رمضان المبارک ۲ھ جمعہ کی رات تھی تمام فوج تو آرام وچین کی نیند سو رہی تھی۔مگر ایک سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات تھی جو ساری رات خداوند عالم سے لولگائے دعا میں مصروف تھی۔صبح نمودار ہوئی تو آپ نے لوگوں کو نماز کے لئے بیدار فرمایا پھر نماز کے بعد قرآن کی آیاتِ جہاد سنا کر ایسا لرزہ خیز ولولہ انگیز وعظ فرمایا کہ مجاہدین اسلام کی رگوں کے خون کا قطرہ قطرہ جوش وخروش کا سمندر بن کر طوفانی موجیں مارنے لگا۔اور لوگ میدانِ جنگ کے لئے تیار ہونے لگے۔

کون کب؟ اور کہاں مرے گا؟

رات ہی میں چند جاں نثاروں کے ساتھ آپ نے میدان جنگ کا معائنہ فرمایا۔اس وقت دست مبارک میں ایک چھڑی تھی۔آپ اسی چھڑی سے زمین پر لکیر بناتے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ یہ فلاں کافر کے قتل ہونے کی جگہ ہے اور کل یہاں فلاں کافر کی لاش پڑی ہوئی ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے جس جگہ جس کافر کی قتل گاہ بتائی تھی اس کافر کی لاش ٹھیک اسی جگہ پائی گئی۔ان میں سے کسی ایک نے لکیر سے بال برابر بھی تجاوز نہیں کیا۔(ابوداؤد ومسلم)

اس حدیث سے صاف اور صریح طور پر یہ مسئلہ ثابت ہوجاتا ہے کہ کون کب؟ اور کہاں مرے گا؟ ان دونوں غیب کی باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا۔

مجاہدین کی صف آرائی

۱۷ر رمضان المبارک ۲ھ جمعہ کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجاہدین اسلام کو صف بندی کا حکم دیا۔دست مبارک میں ایک چھڑی تھی۔اس کے اشارہ سے آپ صفیں درست فرمارہے تھے کہ کوئی شخص آگے پیچھے نہ رہنے پائے اور یہ بھی حکم فرمادیا کہ بجز ذکر الٰہی کے کوئی شخص کسی قسم کا کوئی شور وغل نہ مچائے۔

دعائے نبوی

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نازک گھڑی میں جناب باری تعالیٰ سے لولگائے گریہ وزاری کے ساتھ کھڑے ہوکر ہاتھ پھیلائے یہ دعا مانگ رہے تھے کہ ”خداوندا! تونے مجھ سے جو وعدہ فرمایا ہے آج اسے پورا فرمادے“۔ کبھی آپ سجدہ میں سر رکھ کر اس طرح دعا مانگتے کہ ”الٰہی! اگر یہ چند نفوس ہلاک ہوگئے تو پھر قیامت تک روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والے نہ رہیں گے“۔

جنگ کی ابتدا

جنگ کی ابتدا یوں ہوئی کہ سب سے پہلے عامر بن الحضرمی جنگ کے لئے آگے بڑھا اس کے مقابلہ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت مہجع رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان میں نکلے اور

لڑتے ہوئے شہادت سے سرفراز ہوگئے۔ پھر حضرت حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حوض سے پانی پی رہے تھے کہ ناگہاں ان کو کفار کا ایک تیر لگا اور وہ شہید ہوگئے۔ حضرت عمیر جنتی ہونے کی خوشخبری سنی تو مارے خوشی کے کفار کے لشکر پر تلوار لے کر ٹوٹ پڑے اور جاں بازی کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ کفار کا سپہ سالار عتبہ بن ربیعہ اپنے سینہ پر شتر مرغ کا پر لگائے ہوئے اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کو ساتھ لے کر غصہ میں بھرا ہوا اپنی صف سے نکل کر مقابلہ کی دعوت دینے لگا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان تینوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلے۔ جب ان لوگوں میں جنگ شروع ہوئی تو حضرت حمزہ، حضرت علی، حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایمانی شجاعت کا ایسا مظاہرہ کیا کہ بدر کی زمین دہل گئی اور کفار کے دل تھرا گئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار کے وار سے مار مار کر عتبہ کو زمین پر ڈھیر کر دیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذوالفقار نے ولید کو مار گرایا۔ پھر اسد اللہ الغالب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیبہ پر جھپٹے اور اسے بھی قتل کر دیا۔

ابوجہل ذلت کے ساتھ مارا گیا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں صف میں کھڑا تھا اور میرے دائیں بائیں دو نوعمر لڑکے کھڑے تھے ایک نے چپکے سے پوچھا کہ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے اس سے کہا کہ کیوں بھتیجے! تم کو ابوجہل سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ چچا جان! میں نے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ میں ابوجہل کو جہاں دیکھ لوں گا یا تو اس کو قتل کر دوں گا یا خود لڑتا ہوا مارا جاؤں گا کیونکہ وہ اللہ کے رسول کا بہت ہی بڑا دشمن ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں حیرت سے اس نوجوان کا منہ تک رہا تھا کہ دوسرے نوجوان نے بھی مجھ سے یہی کہا۔ اتنے میں ابوجہل تلوار گھماتا ہوا سامنے آگیا۔ اور میں نے اشارہ سے بتا دیا کہ ابوجہل یہی ہے۔ بس پھر کیا تھا یہ دونوں لڑکے تلوار لے کر اس پر اس طرح جھپٹے جس طرح باز اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ دونوں نے اپنی تلواروں سے مار مار کر ابوجہل کو زمین پر ڈھیر کر دیا۔ یہ دونوں لڑکے حضرت مُعوَّذ اور حضرت مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جو ''عفراء'' کے بیٹے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوجہل کے پاس سے گزرے۔ اس وقت ابوجہل میں کچھ کچھ زندگی کی رمق باقی تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن کو اپنے پاؤں سے روند کر فرمایا کہ تو ہی ابوجہل ہے؟ بتا آج تجھے اللہ نے کیسا رسوا کیا۔

جنگ ختم ہو جانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر جب ابوجہل کی لاش کے پاس سے گزرے تو لاش کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ابوجہل اس زمانے کا ''فرعون'' ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوجہل کا سر کاٹ کر تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر ڈال دیا۔ (بخاری شریف)

فرشتوں کی فوج

جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے آسمان سے فرشتوں کا لشکر اتار دیا تھا۔ پہلے ایک ہزار فرشتے آئے۔ پھر تین ہزار ہوگئے۔ اس کے بعد پانچ ہزار ہوگئے۔ جب خوب گھمسان کا رن پڑا تو فرشتے کسی کو نظر نہیں آتے تھے مگر ان کی حرب وضرب کے اثرات صاف نظر آتے تھے۔ بعض کافروں کی ناک اور منہ پر کوڑوں کی مار کا نشان پایا جاتا تھا۔ کہیں بغیر تلوار مارے سر کٹ کر گرتا نظر آتا تھا۔ یہ آسمان سے آنے والے فرشتوں کی فوج کے کارنامے تھے۔

کفار نے ہتھیار ڈال دیئے

عتبہ، شیبہ، ابوجہل وغیرہ کفار قریش کے سرداروں کی ہلاکت سے کفار مکہ کی کمر ٹوٹ گئی اور ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ ہتھیار ڈال کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور مسلمانوں نے ان لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ اس جنگ میں کفار کے ستر (۷۰) آدمی قتل اور ستر (۷۰) آدمی گرفتار ہوئے۔ باقی اپنا سامان چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ اس جنگ میں کفار مکہ کو ایسی زبردست شکست ہوئی کہ ان کی عسکری طاقت ہی فنا ہوگئی۔ کفار قریش کے بڑے بڑے نامور سردار جو بہادری اور فن سپہ گری میں یکتائے روزگار تھے ایک ایک کر کے سب موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

شہدائے بدر

جنگ بدر میں کل ۱۴ر مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے جن میں سے ۶ر مہاجر اور ۸ر انصار تھے۔ ان شہدائے بدر میں سے ۱۳ر حضرات تو میدان بدر ہی میں مدفون ہوئے مگر حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چونکہ بدر سے واپسی پر منزل ''صفراء'' میں وفات پائی اس لئے ان کی قبر شریف منزل ''صفراء'' میں ہے۔